Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۲۵ ہجرت ۱۳۷۱ہش - ۲۵ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲۱

تقویٰ تنگی سے نکالتا ہے

"جو خدا کا متقی اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا اور بڑا رحیم و کریم ہے۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - ملفوظات جلد سوم ص۱۸۲)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو گناہ کی زندگی سے موت اچھی ہے۔ کیونکہ گناہ کی زندگی مجرمانہ زندگی ہے۔ اگر اس پر موت وارد نہ ہو تو یہ سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب موت آجاتی ہے تو کم از کم گناہ کا سلسلہ لمبا تو نہیں ہوتا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان خود کشی کر لیوے بلکہ انسان کو چاہیئے کہ اس زندگی کو اس قدر قبیح خیال کر کے اس سے نکلنے کے لئے کوشش کرے اور دعا سے کام لے کیونکہ جب وہ حق تدبیر کا ادا کرتا ہے اور پھر سچی دعاؤں سے کام لیتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے اور وہ گناہ کی زندگی سے نکل آتا ہے۔ کیونکہ دعا بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ وہ بھی ایک موت ہی ہے۔ جب اس موت کو انسان قبول کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مجرمانہ زندگی سے جو موت کا موجب ہے بچا لیتا ہے۔ اور اس کو ایک پاک زندگی عطا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۶۱۶)

"انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے (مجھ سے دعا مانگو۔ میں تمہاری دعا کو قبول کرونگا) پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا ہو نری بک بک نہ ہو۔ اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی ہی نہ ہو۔ ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آدابِ دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے۔ اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔"

(ملفوظات جلد سوم ص۶۱۷)

درخواست دعا

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور کے پتّے کا آپریشن ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء کو وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ محترم چوہدری صاحب ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ

امسال سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے تین عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ پانچ بنیادی اخلاق
۲۔ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف۔
۳۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک۔

مضامین کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء ہے۔ ناظمین جلد از جلد مضامین لکھوا کر مرکز میں ارسال کریں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ پاکستان)

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جائیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اصلاح کیلئے نظام سلسلہ کی ہدایات پر عمل کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

کہتے ہیں کہ کوئی کنجوس تھا۔ اس کا یہ طریق تھا کہ وہ ایک عورت سے شادی کرتا کچھ دنوں کے بعد اس کے روپیہ اور زیور وغیرہ پر قبضہ کر کے اسے چھوڑ دیتا۔ پھر دوسری شادی کرتا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی چھوڑ دیتا۔ اسی طرح اس نے کئی شادیاں کیں اور کسی نہ کسی بہانے سے سب کو نکال دیا۔ آخر ایک اور عورت سے شادی کی وہ ہوشیار اور عقلمند تھی۔ کئی مہینے گذر گئے مگر اس نے کوئی ایسا امر ظاہر نہ ہونے دیا جو اسے ناگوار گذرتا۔ اس شخص کو خیال آیا کہ اگر یہ اس طرح میرے پاس رہی تو میں اس کے زیورات وغیرہ پر قبضہ کس طرح کر سکوں گا۔ پھر وہ بھی چونکہ بڈھا ہو چکا تھا اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں مر گیا تو میری دولت پر یہ قابض ہو جائے گی۔ ایک دن سوچ کر باورچی خانے میں چلا گیا۔ بیوی روٹیاں پکا رہی تھی۔ جاتے ہی اس نے جوتا اٹھا لیا اور بیوی کے سر پر مارنے لگا اور کہنے لگا کمبخت تو روٹی تو ہاتھوں سے پکاتی ہے تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں۔ وہ عورت عقلمند تھی کہنے لگی آپ ناراض ہو کر کیوں

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ ۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۲۵ ۔ مئی ۱۹۹۲ء

دین سے دین اور دُنیا

ابتداء میں سب سے زیادہ کمزور اور سب سے زیادہ غیر معروف لوگ جو وقت کے ساتھ ساتھ طاقتور بھی بنتے گئے اور معروف بھی ۔ اور نہ صرف اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ طاقتور اور معروف بن گئے ۔ بلکہ آئندہ زمانوں میں بھی ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں ۔ وہ ابتداء میں کتنے کمزور ہوتے ہیں ۔ اپنے پیغام اور اپنی تعلیم کی وجہ سے اکیلے ہوتے ہیں ۔ نہ صرف یہ کہ ان کی مدد کرنے کے لئے کوئی نہیں ہوتا بلکہ لوگ مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت میں پورا پورا زور لگاتے ہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ خدا ان کی پُشت پر ہوتا ہے ۔ وہ خدا کے ہوتے ہیں اور خدا اُن کا ہوتا ہے ۔ وہ انہیں کمزوری سے اٹھاتا ہے اور طاقتور بنا دیتا ہے ۔ وہ انہیں غیر معروف ہونے کی حالت سے ترقی دے کر دنیا کی نظروں میں لے آتا ہے ۔ اور پھر سب سے زیادہ وہی معروف ہو جاتے ہیں ۔ اور دنیا نہ صرف ان کو جانتی ہے بلکہ ان کا دم بھرتی ہے ۔

ہمارے لئے ۔ ساری دنیا کے لئے اس میں ایک بہت بڑا سبق ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کا ہونے سے خدا بھی اسی رنگ میں جواب دیتا ہے ۔ اور اپنے بندے کا ہو جاتا ہے ۔ اگر بندہ اپنا سب کچھ ۔ حالانکہ اس کے پاس ہوتا ہی کیا ہے ۔ خدا کے نام کر دے تو خدا بھی اپنا سب کچھ اس کے نام کر دیتا ہے ۔ اور ہر رنگ میں اس کی مدد کرتا ہے ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین میں کیا رکھا ہے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دین ہی میں تو سب کچھ ہے ۔ دین بھی اور دنیا بھی ۔ اگر دین خدا کا ہے اور انسان اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیتا ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا بھی تو خدا ہی کی ہے ۔ وہ دین کی پیروی کرنے والے کے سپرد دنیا بھی کر دیتا ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"دنیوی عظمت اور عزت بھی بذریعہ دین ہی حاصل ہوتی ہے ۔
پس مبارک وہی ہے جو دین کو مقدم کرے ۔"

دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے اور حضور اقدس کے اس ارشاد کے پیش نظر دین اور دنیا دین ہی سے ملتے ہیں ۔ دنیا سے صرف دنیا ملتی ہے اور دین سے دین بھی اور دنیا بھی ۔

گلیوں گلیوں گھوم رہا ہوں کوئی مجھے پہچانے
لوگوں پر کیا آفت بیتی او بیدرد زمانے
سب کی آنکھیں پھٹی پھٹی اور سب کے دل ناسور
اپنے سجے سجائے گھر بھی لگتے ہیں ویرانے

ابوالاقبال

لوگ کہتے ہیں وہ گلہ نہ کرے
کیا کرے اور نسیم کیا نہ کرے

کل کے وعدے سے خوش تو ہوں لیکن
زندگی ہی اگر وفا نہ کرے

رات بھر کروٹیں بدلتا ہوں
کوئی اس سے یہ تذکرہ نہ کرے

رُوح کو کچھ نظر نہ آئے گا
دل اگر اپنی آنکھ وا نہ کرے

پوچھتے ہیں صلیب پر آکر
کیا کرے اور کیا خدا نہ کرے

مَیں رقیبوں سے تو نہیں ڈرتا
ڈر تو یہ ہے کہ تُو وفا نہ کرے

مَیں نے مانا غریبِ شہر ہوں مَیں
مجھ کو کچھ بھی کوئی دیا نہ کرے

مَیں نے لہروں سے دوستی کی ہے
مجھ سے منجدھار اب دغا نہ کرے

پھُول کِھلتا رہے چمن میں مگر
زخمِ دل سے مقابلہ نہ کرے

مَیں نسیم اِک قدم نہ چل پاؤں
وہ جو میرے لئے دُعا نہ کرے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جائے ۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے ۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

حضرت بانی سلسلہ کی سادہ زندگی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک تھی۔ غذا بہت سادہ کھایا کرتے تھے۔ لباس میں بھی کسی قسم کا تکلف نہ ہوتا تھا۔ یاد الٰہی اور خدمت دین میں آپ کو اسقدر استغراق رہتا تھا کہ لباس یا خوراک یا رہائش میں سہولتوں یا آرائش کی طرف بالکل توجہ نہیں ہوتی تھی۔ لباس ہمیشہ نہایت سادہ لیکن صاف ستھرا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ کسی خاص کپڑے یا لباس کا شوق نہ تھا۔ عموماً کوٹ پہن کر احباب میں تشریف لاتے تھے۔ پگڑی سفید ململ کی پہنا کرتے تھے۔ جوتی ہمیشہ دیسی استعمال فرماتے تھے۔ تنگ جوتی پسند نہ فرماتے تھے۔ لکھنے پڑھنے کا تمام کام پلنگ پر یا چلتے پھرتے فرمایا کرتے تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے لکھنے کا کام فرماتے تو صحن کے دونوں اطراف میں دواتیں رکھ لیا کرتے تھے اور جس طرف صحن میں تشریف لے جاتے۔ دوات سے سیاہی لے کر تحریر جاری رکھتے تھے۔ مکان جہاں آپ نے زندگی کا اکثر حصہ گذارا۔ نہایت سادہ تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت مکان اور لباس کی آرائش اور زینت سے بالکل غافل اور بے پروا ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے حضور کا یہ پایہ اور منزلت ہے کہ اگر چاہیں تو آپ کے مکان کی اینٹیں سنگ مرمر کی ہو سکتی ہیں اور آپ کے پا انداز سندس اور اطلس کے بن سکتے ہیں۔ لیکن اپنے کام میں اسقدر استغراق ہے کہ ان مادی باتوں کی طرف بالکل پرواہ نہیں۔ جب مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنوانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ بار بار یہی تاکید فرمائی ہے کہ اینٹوں اور پتھروں پر پیسہ خرچ کرنا عبث ہے۔ اتنا ہی کام کرو جو چند روز بسر کرنے کی گنجائش ہو جائے۔ نجار تیر بندیاں اور تختے رندہ سے صاف کر رہا تھا۔ روک دیا اور فرمایا یہ محض تکلف ہے اور ناحق کی دیر لگانا ہے۔ مختصر کام کرو۔" فرمایا "اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی انس نہیں۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گذار لیں۔ اور فرمایا کہ میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو۔ اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے"

برادران! یہ باتیں سچی ہیں اور واقعات ان کے گواہ ہیں۔ مکان اندر اور باہر نیچے اور اوپر مہمانوں سے کشتی کی طرح بھرا ہوا ہے اور حضرت کو بقدر حصہ رسدی بلکہ تھوڑا سا ایک حصہ رہنے کو ملا ہوا ہے اور آپ اس میں یوں رہتے ہیں جیسے سرائے میں کوئی گذارہ کرتا ہے اور اس کے جی میں کبھی نہیں گذرتا کہ یہ میری کوٹھڑی ہے۔"

(سیرت ... از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب)

غذا میں کوئی تکلف نہیں ہوتا تھا۔ خوراک بہت کم کھاتے تھے نوجوانی میں متواتر چھ مہینے روزے رکھے۔ ان دنوں آپ نے چند مساکین اور غرباء کو پوشیدہ طور پر حکم دے رکھا تھا کہ دونوں وقت کا کھانا آپ کے پاس سے لے جایا کریں۔ گھر سے جو کھانا آپ کے لئے آتا تھا۔ اس میں سے چند نوالے لے کر بقیہ کھانے ان مساکین میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے جس قدر کھانے پر آپ کا گذارا تھا۔ اس قدر کھانے سے کسی اور شخص کا زندہ رہنا بھی محال ہوتا۔ کھانا بالعموم باہر مہمانوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ جب آخر میں مہمانوں کی کثرت ہو گئی تو پھر گھر کے اندر کھانے لگے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے ہاتھوں سے ریزہ ریزہ کر لیتے اور کھاتے وقت ان ریزوں کو سالن سے لگا کر کھا لیتے تھے۔ کھانا بہت آہستگی سے کھاتے تھے۔ سالن بہت ہی کم کھاتے تھے۔ اس قدر استغراق رہتا تھا کہ اگر کسی نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا تو کھا لیا اور اگر گھر والوں نے بھول کر کھانا نہ بھجوایا تو کھانے کے لئے یاد بھی نہ کیا۔ اور فاقہ ہو گیا۔ کبھی کسی خاص کھانے کی فرمائش نہیں کی۔ جو سامنے آیا۔ کھا لیا۔ کبھی کھانے پر اظہار ناراضگی بھی نہیں فرماتے تھے کہ نمک زیادہ ہے یا سالن بدمزہ ہے وغیرہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ کیا پکا تھا۔ اور ہم نے کیا کھایا۔ جب دانت کے نیچے کوئی کنکر آ جاتا ہے تو پتہ لگتا ہے کہ کچھ کھا رہے ہیں۔ حضرت اماں جان فرماتی ہیں کہ حضور کھانا بہت تھوڑا کھاتے تھے۔ اور کھانے کا وقت بھی کوئی خاص مقرر نہ تھا۔ صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ بارہ ایک ایک بجے بھی کھا لیا کرتے تھے۔ شام کا کھانا عموماً مغرب کے بعد مگر کبھی کبھی پہلے بھی کھا لیا کرتے تھے۔ غرض کوئی وقت معین نہ تھا بعض اوقات خود کھانا مانگ لیا کرتے تھے کہ لاؤ کھانا تیار ہے تو دے دو۔ پھر میں نے کام شروع کرنا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ ظاہری شان و شوکت اور تکلفات کے قائل نہ تھے بلکہ اسے ناپسند فرماتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ آپ کے مریدوں میں بھی تکلف اور نام و نمود کی خواہش نہ ہو۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو آپ کے نہایت بے تکلف دوست اور رفیق تھے۔ نے اپنی سوانح میں مندرجہ ذیل واقعہ درج کیا ہے جس سے حضور کی بے تکلف طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ منشی اروڑے صاحب اور میں نے لدھیانہ میں حضور کی خدمت میں عرض کی کہ کبھی حضور کپورتھلہ میں تشریف لائیں۔ ان دنوں کپورتھلہ میں ریل نہ آئی تھی۔ حضور نے وعدہ فرمایا کہ ہم ضرور کبھی آئیں گے۔ اس کے بعد جلد ہی حضور بغیر اطلاع دیئے ایک دن کپورتھلہ تشریف لے آئے اور یکہ خانہ سے اتر کر (بیت) فتح والی نزد یکہ خانہ کپورتھلہ میں تشریف لے گئے۔ حافظ حامد علی صاحب ساتھ تھے۔ (وہاں) سے حضور نے ملاّں کو بھیجا کہ منشی اروڑے صاحب یا منشی ظفر احمد صاحب کو ہمارے آنے کی اطلاع کر دو۔ میں اور منشی اروڑے صاحب کچہری میں تھے۔ ملاّں نے آ کر اطلاع دی کہ مرزا صاحب تشریف فرما ہیں اور انہوں نے بھیجا ہے کہ اطلاع کر دو۔ منشی اروڑے صاحب نے بڑی تعجب آمیز ناراضگی کے لہجہ میں پنجابی میں کہا "دیکھو تاں تیری (بیت) وچ آ کے مرزا صاحب نے ٹھہرنا سی" میں نے کہا چل کر دیکھنا تو چاہیئے۔ پھر منشی صاحب جلدی سے صافہ (پگڑی) باندھ کر میرے ساتھ چل پڑے۔ جا کر دیکھا کہ حضور فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور حافظ حامد علی صاحب پاؤں دبا رہے تھے اور پاس ایک پیالہ اور چمچہ رکھا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ شائد آپ نے دودھ ڈبل روٹی کھائی تھی۔ منشی اروڑے صاحب نے عرض کی کہ حضور نے اس طرح تشریف لانی تھی۔ ہمیں اطلاع فرماتے ہم کرتار پور سٹیشن پر حاضر ہوتے۔"

ایک اور سادگی کا واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی زبانی یہ ہے فرماتے ہیں کہ

"ایک دفعہ لدھیانہ میں آپ سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ پیر میں جو جوتا تھا اس کو پیوند لگے ہوئے تھے اور بدزیب معلوم ہوتا تھا۔ میں آپ کی ہمراہی سے ہٹ کر ایک دوکان پر گیا اور آپ کے پیر کا بہت سبک جوتا خرید کر لے آیا۔ آپ مجھے سیر سے واپسی پر ملے۔ میں جوتا لئے ساتھ چلا آیا اور مکان پر پیش کیا کہ حضور وہ جوتا برا لگتا ہے۔ آپ نے (اللہ آپ کو جزا دے) فرما کر نیا جوڑا رکھ لیا۔ اور پہن کر بھی دیکھا تو بہت ٹھیک تھا۔ اگلے دن جب حضور سیر کو تشریف لے گئے تو وہی پرانا جوتا گٹھا ہوا پہنے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نے تو پھر وہی پرانا جوتا پہن لیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس میں آرام معلوم ہوتا ہے اور اس کو پیر سے موافقت ہو گئی ہے۔ (روایات ظفر ۱۷)

حضور اپنا کام خود کرتے تھے اور ایسا کرنے میں کوئی تکلف نہ ہوتا تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"ایک دفعہ حضور دہلی سے واپسی پر امرتسر اترے۔ حضرت (اماں جان) بھی ہمراہ تھیں۔ حضور نے ایک صاحبزادے کو جو غالباً میاں بشیر احمد صاحب تھے گود میں لیا اور ایک وزنی بیگ دوسری بغل میں لیا۔ میں نے کہا حضور مجھے یہ بیگ دے دیں۔ فرمایا نہیں۔ ایک دو دفعہ میرے کہنے پر حضور نے یہی فرمایا۔ ہم چل پڑے اتنے میں دو تین جوان عمر انگریز جو سٹیشن پر تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضور سے کہوں کہ ذرا کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے عرض کی کہ حضور یہ چاہتے ہیں کہ حضور ذرا کھڑے ہو جائیں۔ حضور کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسی حالت میں حضور کا فوٹو لے لیا۔ (روایات ظفر ۴۶)

حضور کی نشست و برخواست کس قدر سادہ اور بے تکلف تھی۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب لکھتے ہیں

غالباً کریم بخش ایک رئیس کی کوٹھی پر ہم ٹھہرے ہوئے تھے تو کرنل الطاف علی خان صاحب ہمارے ساتھ ہو لئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنل صاحب کوٹ پتلون پہنے ڈاڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا تم اندر چلے جاؤ۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبیر پریس

ڈاکٹر عبدالسلام اور تیسری دنیا

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کا شمار بلاشبہ دنیا کے ان عظیم سائنسدانوں میں ہوتا ہے جن کی پیہم کاوشوں اور خداداد صلاحیتوں کے نتیجہ میں مختلف ادوار میں کائنات کے سربستہ رازوں کی پردہ کشائی ہوتی رہی ہے اور جو بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ علوم سائنس سے کامل آگہی اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال ہی سے نسل انسانی پیش آمدہ مصائب اور آفات سے محفوظ رہ کر آسودہ زندگی گزار سکتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کا عروج بھی انہی دو کا مرہون منت ہے۔ تیسری دنیا سے وابستہ ممالک کی پسماندگی اور مفلوک الحالی کا بڑا سبب سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال کا عملی فقدان رہی ہے گو ان ممالک کو قدرت نے بے بہا وسائل عطا کر رکھے ہیں مگر سائنس اور ٹیکنالوجی سے نا آگہی کے باعث ان وسائل سے استفادہ نہیں ہو سکتا لہٰذا ان ممالک کے اربوں انسان غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں "اور اپنے یہاں بہتے دریاؤں کے باوجود صاف پانی تک سے بھی محروم ہیں"

واحد پاکستانی نوبیل یافتہ

پروفیسر سلام کا تعلق بھی اسی تیسری دنیا کے ایک ملک "پاکستان" سے ہے وہ واحد نوبیل انعام یافتہ پاکستانی ہیں اور طرفہ تماشا یہ کہ

سوائے پاکستان کے انہیں
دنیا کی تقریباً ہر سائنس اکیڈمی
کی رکنیت کا اعزاز حاصل ہے

ان کی زندگی کے مصروف ترین لیل و نہار اس امر کے مظہر ہیں کہ ان کے دل میں انسانیت کے لئے بے حد پیار اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے بے حد تڑپ موجود ہے اور تیسری دنیا میں جدید سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کا اجراء ان کی زندگی کا نصب العین رہا ہے۔ وہ مسلسل جد و جہد کے بعد ۱۹۶۴ء میں ٹریسٹ (اٹلی) میں ایک ایسا تاریخی ادارہ قائم کرنے میں کامیاب ہوئے جس سے (بشمول پاکستان) اب تک جنوبی دنیا سے وابستہ ہزاروں سائنسدان فیضیاب ہو رہے ہیں۔ صرف ۱۹۹۰ء کے دوران ہی میں اس ادارے نے دنیا بھر سے آئے ہوئے تقریباً چار ہزار سائنس دانوں کو خوش آمدید کہا۔

گذشتہ برس پروفیسر محمد عبدالسلام کی کتاب موسومہ "جنوب کی ترقی کے لئے سائنس ٹیکنالوجی اور علوم سائنس" تیسری دنیا کی "اکیڈمی آف سائنسز" نے شائع کی ہے اس کتاب کے کسی بھی حصے کو مصنف کی اجازت کے بغیر شائع کیا جا سکتا ہے۔ پروفیسر موصوف نے اس کتاب کے ایک حصہ میں اُن عملی اقدامات کی نشاندہی کی ہے جن کے بغیر ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ رقمطراز ہیں کہ ایک ترقی پذیر معاشرہ میں پانچ ایسے گروہ ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج کے سلسلہ میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں

اوّل :۔ ہمارے حکمران جو یہ طے کرنے کے مجاز ہوں کہ ملّی فرائض کی ادائیگی میں کس فریضہ کو ترجیح و فوقیت حاصل ہو گی۔

دوسرے :۔ وہ افراد جنہیں پلاننگ (منصوبہ بندی) کرنا ہوتی ہے۔

تیسرے :۔ وہ صنعت کار اور تاجر جو اپنے سرمایہ اور انتظامی مہارت کو اس میدان میں بروئے کار لا سکتے ہیں

اور **چوتھے :۔** دانشور اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد کا طبقہ۔

علاوہ ازیں وہ مذہبی علماء بھی (جن کا عوام سے براہ راست رابطہ ہوتا ہے) اس میدان میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں بلکہ دینی فریضہ سمجھ کر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ تمام اہم ترین دینی کتب میں بلا استثناء سائنس اور ٹیکنالوجی کے علوم کی تحصیل کا ذکر موجود ہے۔ اور

پانچویں :۔ خود سائنسدان

یہ سب مل کر ہی اپنے ممالک سے (سائنس اور ٹیکنالوجی کو اپنا کر) غربت اور افلاس کو دور کر سکتے ہیں۔

وہ سربراہان مملکت جو خود علوم سائنس کے طالب علم رہے تھے یا جنہوں نے سائنس کی افادیت کو جانچا۔ انہوں نے اپنے اپنے دور حکومت میں اپنے یہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کو ترجیح دی مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو سائنس کے طالب علم رہے تھے ان کا قول تھا کہ جدید ٹیکنیک کا معاملہ ایسا نہیں کہ ایک اوزار لیا اور اسے استعمال میں لاتا شروع کر دیا جدید ٹیکنیک جدید فکر کی متقاضی ہے لہٰذا ایک جدید اوزار کو دقیانوسی علم کا حامل شخص استعمال میں لانے سے قاصر رہے گا۔ پنڈت نہرو یہ مسلک رکھتے تھے کہ صرف سائنس ہی سے غربت، بھوک اور امراض کا دفاع ممکن ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ مستقبل سائنس اور سائنسدانوں کا ہے۔ لہٰذا ہندوستان نے پنڈت نہرو کے دور میں سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کی ایسی بنا ڈالی کہ آج ہندوستان اس میدان میں کہیں آگے جا چکا ہے اسی طرح "عوامی جمہوریہ چین" کے چو این لائی اور سائنسدانوں کا باہم فکری اشتراک، ایک حد تک چین کو "سپر پاور" کے زمرے میں لے آیا۔ روس اور جاپان کی ترقی کا سبب بھی سائنسدانوں اور سیاستدانوں کا باہمی اشتراک ہی ہے۔

الغرض تیسری دنیا کے ملک اس وقت تک غربت، افلاس، بھوک اور امراض سے نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک وہ اپنے ہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کو فوقیت نہیں دیتے۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۱۶ مئی ۹۲ء)

ہماری قومی زبان

کوئی بھی ملک اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا جب تک کہ علوم و فنون کی تحصیل و تعلیم اس کی اپنی قومی زبان میں نہ ہو۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اور بیس کے قریب علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ پاکستان میں لوگوں کی کثیر تعداد اپنی اپنی علاقائی زبانیں بولنے کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی لکھ، پڑھ اور سمجھ سکتی ہے۔ یہ فارسی رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں کا رسم و الخط بھی اردو ہی ہے۔ اردو، ترکی زبان کا ایک لفظ ہے۔ جس کے معنی لشکر کے ہیں۔ جب جنوبی ایشیا میں مسلم حکومت برسر اقتدار آئی تو مسلمان فرمانرواؤں نے اپنے لشکروں میں مختلف اقوام و مذہب کے سپاہی بھرتی کئے۔ یہ سپاہی اپنی اپنی علاقائی زبانیں بولتے تھے ان کے اشتراک سے ایک بین الاقوامی زبان پیدا ہوئی۔ اور اس مشترکہ زبان کو اردو کا نام دیا گیا۔ بعض لوگوں کے خیال میں اردو، ہندی اور برج بھاشا سے نکلی ہے۔ لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ اسی بنا پر بابائے اردو نے ایک مرتبہ فرمایا کہ یہ بات خاص خوشی کا باعث ہے کہ تقریباً ہر صوبہ دعویدار ہے کہ اردو زبان وہیں پیدا ہوئی ہے۔ اس بات سے اردو کی مقبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور قبولیت عامہ ہی سب سے بڑی دلیل ہے۔

اردو زبان میں عربی، فارسی اور ترکی کی آمیزش ہے ان زبانوں کے علاوہ اس میں انگریزی، فرانسیسی اور پرتگیزی الفاظ بھی شامل ہیں۔ اسی خاص خوبی نے اردو کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اردو زبان نے ارتقائی مراحل کے دوران مختلف نام تبدیل کئے ابتدا میں اسے ہندوی اور ہندی کہا جاتا تھا۔ اس کے بعد ریختہ کہلائی۔ بعد ازاں اردوئے معلّٰی اور اب صرف اردو (نام) ہی اس کی پہچان کا باعث ہے۔

اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر محمد قطب شاہ والئی گولکنڈہ کو قرار دیا جاتا ہے۔ دکن کے ولی کی شاعری (جن کا شمار جدید اردو شاعری کے بانیوں میں ہوتا ہے) بعد کے آنے والوں کے لئے ایک بہترین مثال بنی۔ اردو کو ترقی کی بلندی پر پہنچانے میں مرزا مظہر جان جاناں، مرزا محمد رفیع سودا، عظیم شاعر میر درد اور میر تقی میر نے کافی خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہیں کلاسیکی اردو کے چار ستون کہا جاتا ہے۔ انیسویں صدی کے ابتدائی دور میں نظم و نثر کی کافی ترویج و نشو و نما ہوئی۔ موجودہ دور میں بھی ادیبوں نے اردو زبان کی ترقی کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

قیام پاکستان سے پہلے جہاں اردو اپنی ترقی کے مدارج طے کر رہی تھی وہاں ہندوؤں کی طرف سے اسے مٹانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ کیونکہ یہ زبان مخصوص رسم الخط اور تہذیبی علامات کے باعث مسلم تمدن کے زیادہ قریب ہے ۱۸۶۷ء میں ہندوؤں نے ایک منظم تحریک شروع کی جگہ جگہ مظاہرے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ سر سید نے اردو کے دفاع کی بھرپور مہم جاری کی اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ اس کی اہمیت کو واضح کیا۔

قیام پاکستان کے بعد اردو کی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون۔ سین

دوبئی کے ویزے (کمپیوٹر)

روپیہ کمانے کے لئے مختلف ممالک کے لوگ کسی نہ کسی طرح دوبئی پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ تو اس میں کچھ شک نہیں کہ درست ویزا لے کر جاتے ہیں اور اس ریاست کی خدمت کرتے ہیں لیکن مبینہ طور پر کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو غلط ویزوں پر وہاں پہنچ جاتے ہیں اب دوبئی کے امیگریشن اور قومیت کے محکمے نے ایک نیا کمپیوٹر سسٹم قائم کر لیا ہے۔ جو نہایت آسانی سے یہ بتا سکے گا کہ کون غلط شخص ریاست میں داخل ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے۔ اس میں یہ بات فیڈ کی جائے گی کہ کتنے لوگ داخل ہوئے اور کتنے لوگوں نے کسی کو داخل ہونے کی ضمانت دی۔ اور کون سی اسٹیبلشمنٹ میں انہوں نے کام شروع کیا۔ ان معلومات سے امیگریشن کے محکمے کے افراد یہ آسانی سے معلوم کر سکیں گے۔ کہ امیگریشن کے قوانین کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے۔ اس کمپیوٹر میں یہ بات بھی فیڈ کی جائے گی کہ متحدہ عرب امارات کے باشندے کن لوگوں کو اپنی ذاتی ضمانت پر ریاست میں لاتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے متعلق یہ پتہ چلا کہ وہ غلط طریق سے ملک میں داخل ہوا ہے تو اسے نوکری سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور جس کمپنی نے اسے ملازم رکھا ہو گا اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ خلیج ٹائمز نے سرکاری افسروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ جو لوگ متحدہ عرب امارات میں داخل ہوتے ہیں اور ان کے پاس صرف تیس دن کا ویزا ہوتا ہے اور ان ویزوں کی پچاس دنوں کے بعد تجدید نہیں کروائی جاتی انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جائے گا جو امیگریشن کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ راہداری ویزے پر یہاں پہنچے اور چالیس دن سے زیادہ قیام کریں انہیں بھی اسی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ جو کمپنیاں ایسے لوگوں کو ملازم رکھیں گی انہیں بلیک لسٹ کر دیا جائے گا۔ چونکہ بعض کمپنیاں ایسی ہیں جو امیگریشن کے قوانین کی پابندی نہیں کر رہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ بعض لوگ جو ایک جگہ سے بھاگ کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور کمپنیاں ان کی اطلاع نہیں دیتیں یا بعض کمپنیاں جو اپنے ملازمین کو پوری طرح اجرت ادا نہیں کرتیں یہ سب کی سب امیگریشن قوانین کی خلاف ورزیاں ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

منشیات کی روک تھام

وی آنا میں سائنسدانوں نے کہا ہے کہ وہ ایسے مرحلے میں پہنچ گئے ہیں جہاں منشیات کے عادی لوگوں کو اس قابل بنا سکیں کہ وہ منشیات کی عادات کو یکسر بدل دیں۔ اسی طرح تمام ایسے لوگ جو شراب پیتے ہیں یا تمباکو نوشی کرتے ہیں انہیں بھی اس کا موقعہ مل جائیگا۔ کہ وہ فوری طور پر ان چیزوں کو ترک کر سکیں گے۔ اقوام متحدہ کے ڈرگ کنٹرول پروگرام کی میٹنگ جو وی آنا میں منعقد ہوئی جس میں فارمیسی کے لوگ موجود تھے۔ نیرو بالوجسٹ تھے اور سائیکیاٹرک تھے۔ ان سب لوگوں نے اپنی تحقیقات ایک دوسرے کو پیش کیں اور یہ بات واضح تر ہوتی چلی گئی کہ جو لوگ نشہ کرتے ہیں ان کی عادت کو بدلا جا سکتا ہے۔ فارمیسی کی کمپنیاں ساری دنیا میں اس دوڑ میں لگی ہوئی ہیں کہ وہ سب سے پہلے کوئی ایسی دوائی تیار کریں جس سے دنیا کے لاکھوں لاکھ منشیات کے عادی فائدہ اٹھا سکیں۔

سائنسدان کہتے ہیں کہ ہماری تحقیقات بالکل غیر روائتی طور پر انجام دی گئی ہے ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ منشیات کے مطالبہ اور اس کی سپلائی پر غور کیا جائے اس سلسلے میں تعلیم دی جائے اور قانون لاگو کرنے والے لوگ بھی حرکت میں آجائیں کہتے ہیں کہ اگرچہ قانون کے لوگ جب حرکت میں آتے ہیں تو دیکھا گیا ہے کہ کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

جنوبی امریکہ کے سات سربراہان مملکت نے گذشتہ فروری میں پریذیڈنٹ جارج بش سے سینٹ انتھونیو ٹکساس میں ملاقات کی تھی اور اس بات کی شکایت کی تھی کہ سختی سے ان باتوں کو منع کرنے سے نتائج ٹھیک نہیں ہوتے۔ خاص طور پر جب اس سلسلے میں فوج کو استعمال کیا جاتے۔ انہوں نے یہ دلیل دی کہ جہاں تک غیر قانونی تجارت کا تعلق ہے ان لوگوں نے اپنے لئے نئے راستے اختیار کر لئے ہیں۔ وہ ایک ملک کی بجائے دوسرے ملک میں منشیات بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ منشیات کی اشیاء میں بھی ورائٹی پیدا کرتے ہیں۔

علاج معالجہ

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ علاج معالجے کی سہولتوں کی خاصی کمی ہے۔ ہسپتالوں میں جا کر دیکھئے یوں لگتا ہے کہ ساری دنیا یہیں امڈ آئی ہے لیکن اس کے باوجود ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو ہسپتالوں میں جا نہیں سکتی۔ یا از خود نہیں جاتی۔ ان لوگوں کے لئے پرائیویٹ سیکٹر میں بھی اتنے کلینک نہیں ہیں کہ وہ آسانی سے اپنا علاج کروا سکیں۔ اس بات کی شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ ہسپتالوں میں بھی زیادہ مواقع مہیا کئے جائیں۔ اور پرائیویٹ سیکٹر میں بھی جو لوگ خوشحال ہیں وہ قربانی کر کے غریب لوگوں کے لئے ڈسپنسریاں کھولیں۔ یہ بات گذشتہ روز پنجاب کے وزیر اوقاف زکوٰۃ و عشر محمد اکرم چوہدری کا نے کہی آپ نے محبان وطن اور خدمت خلق کرنے والے افراد کو اپیل کی کہ وہ نجی سیکٹر میں ڈسپنسریاں قائم کریں۔ آپ اسحاق ہارون ہسپتال شام نگر۔ لاہور کی کسی تقریب پر خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پنجاب کی حکومت ایک خاص رقم ہیلتھ یونٹ قائم کرنے پر خرچ کر رہی ہے۔ یہ رقم دیہات میں بھی علاج معالجے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اور ہسپتالوں میں اور دیگر طبی اداروں میں بھی۔ لیکن چونکہ یہ سب کچھ عوام الناس کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ اس لئے نجی سیکٹر میں کھاتے پیتے لوگوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ آخر یہ ایک نہایت معزز کام ہے۔ اور مذہب بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ چونکہ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ آپ نے ان تنظیموں کی تعریف کی جو بہبود انسانیت کے لئے کام کر رہی ہیں۔

عراق — اسلحہ کی تباہی

صدر بش نے کہا ہے کہ جب تک ایران کے حالات تقاضا کریں گے۔ امریکہ اپنی فوج کا ایک حصہ خلیج کے علاقے میں متعین کئے رکھیگا۔ کانگریس کے نام لکھے گئے ایک خط میں صدر بش نے کہا کہ عراق ابھی تک کوشش کر رہا ہے کہ کئی معاملات میں پوری طرح تعاون نہ کرے۔ اس میں سے ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ تمام ساز و سامان جو کویت سے اسے حاصل ہوا تھا۔ وہ واپس کیا جائے امریکہ کے اس وقت اٹھارہ ہزار فوجی خلیج میں موجود ہیں۔ یہ اس تعداد کا ۳۲ر۳ فی صد ہے جو جنگ کے دوران کسی وقت بھی سب سے زیادہ تعداد تھی۔ ان میں سے اکثریت بحری فوج میں ہیں۔ صدر بش نے کہا کہ عراق میں نیوکلیئر اسلحہ میزائل اور کیمیاوی ہتھیاروں کی تباہی ہو چکی ہے لیکن عراق نے اقوام متحدہ کو تمام اسلحہ کی فہرست نہیں دی حالانکہ اس بات کا اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ عراق نے جزوی طور پر تو بتایا ہے کہ کون کون سے اور کس کس تعداد میں ہتھیار ضائع کر دئے گئے ہیں ان میں ۸۹ ایسے ہیں جو دست پذیر رینج کے سکڈ میزائل ہیں۔ چار سوویت لانچر ہیں اور چار عراقی لانچر ہیں۔ اور ایسی گاڑیاں بھی جو ٹسٹنگ اور فائرنگ کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اسی قسم کے چند ایک اور ہیں۔ لیکن صدر بش جو کچھ اب تک ہو چکا ہے اس سے پوری طرح مطمئن نہیں ہیں اور اسی لئے وہ بار بار عراق پر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکہ کی اور اتحادیوں کی فوجیں اس بات کے لئے پوری طرح تیار ہیں کہ کسی وقت بھی دوبارہ عراق پر حملہ کر دیا جائے۔

نجیب اللہ

کہتے ہیں انسان کو یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ کس وقت اسکی طاقت کم ہو رہی ہے اور اور آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے وہ بالکل بے بس ہو کر رہ جائے گا۔ افغانستان کے سابق صدر نجیب اللہ بھی طاقت کے نشہ میں تھے۔ جب حالات ان کے لئے درست تھے تو انہیں اپنی جان بچا کر ملک سے باہر چلے جانے میں کوئی روک نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن اس وقت انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کہ انکی طاقت کم ہو رہی ہے۔ اور وہ جلدی سے بے بس ہونے والے ہیں۔ چنانچہ ان کے جرنیل انہیں چھوڑ گئے اور اسکے ساتھ ہی نجیب اللہ کو بھی صدارت چھوڑنی پڑی۔ اب وہ یونائیٹڈ نیشنز کے دفتر کے کسی کمرے میں موجود ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ملک چھوڑ چکے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ بعض اس خیال کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ شائد اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ وہ یونائیٹڈ نیشنز کے دفاتر میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س:۔ لجنہ بیرونِ پاکستان نے ابتلاء کے دنوں میں کیا خدمت کی؟

ج:۔ متعدد لجنات بیرونِ پاکستان نے وزیرِ اعظم پاکستان کو احتجاجی پیغام اور تاریں بھجوائیں۔

س:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء میں مستورات کے ذمہ کیا خدمت لگائی گئی؟

ج:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء میں شامل ہونے والی مستورات کے لئے روٹی پکانے کی خدمت لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگائی گئی۔

س:۔ ۱۹۷۵ء میں کتنی نئی لجنات قائم ہوئیں اور کُل کتنی تعداد تھی؟

ج:۔ ۱۹۷۵ء میں دس نئی لجنات پاکستان میں قائم ہوئیں۔ کل تعداد ۵۵۹ (پانچ صد انسٹھ) تھی۔

س:۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۵ء میں کتنی طالبات شامل ہوئیں؟

ج:۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۵ء میں ۶۸ لجنات کی ۵۲۳ طالبات نے شمولیت کی۔ جن میں سے ۲۳۶ طالبات ربوہ کی اور ۲۸۷ طالبات بیرون ربوہ کی تھیں۔

س:۔ ناروے میں لجنہ اماء اللہ کا قیام کب ہوا؟

ج:۔ یکم مارچ ۱۹۷۵ء کو ناروے میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

س:۔ سویڈن میں پہلی بیت کا سنگِ بنیاد کب رکھا گیا؟

ج:۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے سویڈن میں پہلی بیت کا سنگِ بنیاد رکھا۔

س:۔ اس بیت کے سنگِ بنیاد کی کیا خصوصیت ہے

ج:۔ اس بیت کی بنیاد میں بیت مبارک قادیان کی اینٹ کا نصف حصہ شامل ہے جس پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کی تھی اور مکرم عزیز دین صاحب قادیان سے لائے تھے

س:۔ بیت الفضل لنڈن کی مرمت کے لئے لجنہ اماء اللہ انگلستان نے کس قدر رقم دی؟

ج:۔ لجنہ انگلستان نے بیت الفضل لنڈن کی مرمت کے لئے چار ہزار سٹرلنگ پونڈ کی رقم مہیا کی۔ اس کا افتتاح ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو سر عبد القادر صاحب نے کیا تھا۔

س:۔ ۱۹۷۵ء میں بی ایس سی کے امتحان میں اول آنے والی طالبہ کون تھیں؟

ج:۔ محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ بنت مکرم چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان نے ۱۹۷۵ء میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی ایس سی میں ۹۰۷/۰۰۰ نمبر حاصل کر کے ریکارڈ قائم کیا۔

س:۔ امریکہ میں پی ایچ ڈی کرنے والی کونسی احمدی خاتون تھیں؟

ج:۔ محترمہ لبنیٰ رضیہ اعجاز صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نے جون ۱۹۷۵ء میں امریکہ میں تعلیم کے شعبہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری امتیازی طور پر حاصل کی۔

س:۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء میں بیرون پاکستان کے کن کن ممالک کی خواتین نے شرکت کی؟

ج:۔ ۱۹۷۵ء کے جلسہ سالانہ میں امریکہ، ماریشس، نائیجیریا، سیرالیون اور انڈونیشیا کی خواتین نے شرکت کی۔

س:۔ ۱۹۷۵ء میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کونسی کتاب شائع ہوئی؟

ج:۔ غیر ملکی خواتین کے تقاضے پر بچوں کے لئے انگریزی میں کتاب مختصر تاریخ احمدیت کا ترجمہ شائع کیا جو مکرم نورالدین صاحب منیر نے کیا تھا۔ نیز فقہی مسائل پر مشتمل "A HAND BOOK FOR WOMEN" شائع کی گئی جسے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے مرتب کیا۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ امریکہ نے ناصرات کو پڑھانے کے لئے دو چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کیں۔

س:۔ پہلی صدر لجنہ سیالکوٹ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ کی وفات کب ہوئی؟

ج:۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۵ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

س:۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نے امریکہ و کینیڈا کا دورہ کب فرمایا؟

ج:۔ ۲۰ جولائی ۱۹۷۶ء کو حضور امریکہ و کینیڈا کے دورہ کے سلسلہ میں ربوہ سے روانہ ہوئے۔

س:۔ سویڈن میں تعمیر ہونے والی پہلی بیت ناصر گوٹن برگ کا افتتاح کب ہوا؟

ج:۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء کو فرمایا۔

بقیہ: صد۳ سے آگے

باہر سے ہم کسی کو نہ آنے دیں گے۔ پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ چنانچہ کرنل صاحب اندر چلے گئے اور آدھ گھنٹہ کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے۔ کرنل صاحب جب باہر آئے تو چشم پُرآب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا باتیں کیں جو ایسی حالت ہے۔ وہ کہنے لگے جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریئے پر بیٹھے تھے لیکن بوریئے پر حضور کا گھٹنا ہی تھا باقی زمین پر بیٹھے تھے۔ میں نے کہا حضور زمین پر بیٹھے ہیں اور حضور نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (کرنل صاحب) بوریئے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے حضور نے اپنا صافہ بوریئے پر بچھا دیا اور فرمایا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں بپتسمہ لے چکا ہوں مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضور کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ حضور فرمانے لگے کہ کچھ مضائقہ نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں۔ میں صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریئے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا۔ میں شراب بہت پیتا ہوں اور دیگر گناہ بھی کرتا ہوں۔ خدا رسول کا نام نہیں جانتا۔ لیکن میں آپ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کرتا ہوں مگر جو عیوب مجھے لگ گئے ہیں ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا (اللہ سے گناہوں کی معافی مانگا کرو اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو جب تک میں حضور کے پاس بیٹھا رہا میری حالت دگرگوں ہوتی رہی اور میں روتا رہا اور ایسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں (گناہوں سے معافی مانگا کروں گا) اور نماز ضرور پڑھوں گا۔ آپ کی اجازت لے کر آگیا۔ وہ اثر میرے دل پر اب تک ہے

(روایاتِ ظفر صد ۲۸)

بقیہ صد۲ سے آگے

ترویج و نشوونما کے لئے ایک آزاد فضا پیدا ہوئی۔ مختلف ادیبوں نے اپنے اپنے انداز میں اردو کی ترقی کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ پاکستان کے دونوں کالعدم دساتیر میں بھی اردو کو سرکاری زبان قرار دیا گیا تھا۔ موجودہ آئین میں بھی اردو کو سرکاری زبان قرار دیا گیا ہے ابھی تک پاکستان میں اردو کلی طور پر بطور دفتری زبان رائج نہیں ہوئی تاہم اردو کو بطور دفتری زبان رائج کرنے کی بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔

اردو زبان کی ترقی کا ایک ہی طریق ہے کہ اسے بغیر کسی تاخیر کے ذریعہ تعلیم بنایا جائے تعلیم و ترقی کے لئے ضروری ہے کہ علوم و فنون کی تدریس قومی زبان میں ہو۔ طلباء کی بیشتر صلاحیتیں غیر ملکی زبان سیکھنے پر صرف ہو جاتی ہیں۔ جب کہ وہ نفس مضمون کی طرف توجہ دینے سے محروم رہتے ہیں۔ اگرچہ ایم اے آرٹس تک کے بیشتر مضامین کی تعلیم و تدریس کا بندوبست اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ اور اب یہ بھی ضروری ہے کہ تمام تر سائنسی اور فنی علوم کی تدریس اردو زبان میں ہو۔ تاکہ طلباء حقیقت سے بخوبی آگاہ ہوں۔ کسی غیر زبان کو ذریعہ تعلیم بنانا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ ہر ملک کے اندر وہی زبان ذریعہ تعلیم ہونی چاہیئے جس کو سب لوگ بخوبی سمجھ سکیں۔ پاکستان میں جہاں سب لوگ تو اردو سمجھتے ہیں لیکن ذریعہ تعلیم (اکثر کلاسوں کا) انگریزی ہے۔ اسی وجہ سے ہمارا معیار تعلیم بھی پست ہے۔

اگر اردو کو ذریعہ تعلیم بنا لیا جائے تو طلباء متعدد مفید علوم سیکھ کر قوم کے کام آنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ ہم سب کو بھی اردو کی ترویج و نشوونما میں نمایاں خدمات سرانجام دینی چاہئیں اور گھروں میں بھی اردو بول چال کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنے ملک و قوم کی بہتر طور پر ترجمانی کر سکیں۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیا وفاقی بجٹ

پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے ۱۴ مئی کو قومی اسمبلی میں سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے ۲، کھرب ۹۲ ارب ۹۱، کروڑ اور ۴۶، لاکھ روپے کا وفاقی بجٹ پیش کیا۔ نئے بجٹ میں آمدنی اور اخراجات میں ۸۹، ارب روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے سترہ ارب کے نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں جبکہ ۵، ارب روپے غیر ترقیاتی اخراجات سے بچائے جائیں گے۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ حقیقی خسارہ ۶۵، ارب روپے ہے جسے پورا کرنے کے لئے ملکی اور غیر ملکی قرضے لئے جائیں گے۔

دفاع کے لئے بجٹ میں ۸۲، ارب ۱۵، کروڑ ۴۳، لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جو پچھلے سال سے ۸ء۴، فیصد زیادہ ہیں نئے بجٹ میں جو ٹیکس تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کے مطابق ایک ہزار سی سی سے زیادہ کی کاروں کی خرید پر پیشگی انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ ٹیلی فون پر ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے اندرون شہر ٹیلی فون کال کی فیس اب ایک روپیہ ۵۶، پیسے سے بڑھا کو ۲، روپے کر دی گئی ہے۔ پاسپورٹ فیس اب ۴۰۰، روپے کی بجائے ۸۰۰، روپے ہوگی۔ بجلی کے صنعتی و تجارتی صارفین پر ود ہولڈنگ ٹیکس نافذ کر دیا گیا ہے۔ رنگائی اور چھپائی کے کپڑے پر ۵، فیصد اور سویٹر بننے کے دھاگے پر ۵، روپے فی کلوگرام ڈیوٹی تجویز کی گئی ہے۔ قرضوں پر ایکسائز ڈیوٹی دوگنا ہوگئی ہے۔ سگریٹ پر ڈیوٹی میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ ایئرکنڈیشنر، اسلحہ، گولہ بارود اور کیمروں پر سیلز ٹیکس تجویز کیا گیا ہے۔ دولت ٹیکس کی شرح کی حد ۵، لاکھ سے کم کر کے ۴، لاکھ کر دی گئی ہے۔ غریبوں کو ۱۴، اگست سے بیت المال کے ذریعہ ایک روپیہ فی کلو کم قیمت پر آٹا ملے گا۔

وزیر اعظم نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ موجودہ بجٹ ایک فلاحی بجٹ ہے۔ جس کے نتیجہ میں غریبوں میں آسودگی پیدا ہوگی اور کم آمدنی والوں پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ دو سال تنگی کے ہیں اس کے بعد خوشحالی ہی خوشحالی ہوگی۔ قومی اسمبلی میں حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنے والے اکثر ممبران نے بجٹ کا خیر مقدم کیا ہے۔ خصوصاً قبائلی علاقہ (فاٹا) کے ممبران اسمبلی نے ایک مشترکہ بیان میں نئے بجٹ کو موجودہ حالات میں بہترین قرار دیا۔ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے منسلک معاشیات کے ماہرین نے اسے حقیقت پسندانہ اور قابل عمل بجٹ قرار دیا ہے جس کے ذریعہ غریب کو غریب تر ہونے سے بچا لیا گیا ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ یہ بجٹ غریب طبقے کی خوشحالی اور کاشتکار کے لئے مراعات کا پیش خیمہ ہے۔ مسلم لیگ شعبہ خواتین کی صدر نے کہا کہ بجٹ بہت متوازن ہے۔ حکومت نے عوام پر بوجھ نہیں ڈالا۔ سوشل سائنس سوسائٹی کے صدر کرنل حامد علی خان کا خیال ہے کہ محدود وسائل کے ساتھ حکومت اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے اس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ بجٹ محض اعداد و شمار کی جادوگری ہے۔ جس کے نتیجہ میں متوسط طبقہ بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اب یہاں صرف سُپر امیر رہ جائیں گے یا سُپر غریب۔ درمیان میں کوئی نہیں رہے گا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ بھارت اور پاکستان کو ایک میز پر بیٹھ کر دفاعی اخراجات میں کمی کا منصوبہ بنانا چاہیئے تاکہ سماجی شعبہ کے لئے زیادہ رقم حاصل ہو سکے قائدِ حزب اختلاف کا کہنا تھا کہ یہ بجٹ محض ابتداء ہے۔ اصل بجٹ بعد میں آئے گا۔

نوابزادہ نصراللہ خان نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے معاشی بدحالی کا نیا باب کھل جائے گا۔ جماعت اسلامی کے ایک رکن کا کہنا ہے کہ اس بجٹ سے غریب اور بے روزگار لوگوں کو طفل تسلیوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ ایوان صنعت و تجارت نے ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کرنے کے لئے بعض اقدامات کو سراہتے ہوئے مطالبہ کیا کہ زرعی شعبہ پر بھی ٹیکس لگائے جائیں۔

سرکاری ملازمین کو توقع تھی کہ بجٹ میں انکی تنخواہوں میں اضافے کا بھی ذکر ہوگا۔ جس کے فقدان پر انہوں نے سخت مایوسی کا اظہار کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اپنی بجٹ تجاویز پر نظر ثانی کرے کیونکہ مہنگائی کے باعث موجودہ تنخواہیں عملی طور پر بہت کم ہو کر رہ گئی ہیں۔ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ بجٹ کے بعض اقدامات تو اچھے ہیں مگر بعض سخت مایوس کن۔ انہوں نے کپڑے کی صنعت پر ٹیکس واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

مزدور حلقوں نے بجٹ کو مایوس کن قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مزدوروں سے ناانصافی کا بجٹ ہے کیونکہ اس میں معاوضوں میں اضافے کا کوئی ذکر نہیں۔ بیت المال سے ایک روپیہ کم قیمت پر آٹے کی پیشکش کو مزدور لیڈروں نے ہتک آمیز اور ایک سنگین مذاق قرار دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ محنت کشوں کی کم از کم تنخواہ تین ہزار روپے مقرر کی جائے۔

ملک کے مختلف شہروں سے تاجروں صنعتکاروں اور مزدوروں کی تنظیموں کی طرف سے بجٹ کے خلاف احتجاجی مظاہروں کی خبریں آ رہی ہیں۔ کپڑے کی صنعت سے منسلک افراد نے نئے ٹیکسوں پر سخت ردِّعمل کا اظہار کیا ہے کئی شہروں میں پاور لومز احتجاجاً بند کر دی گئی ہیں۔ فیصل آباد سے بھوک

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۵ سے آگے

بینن سیوان کے مہمان ہیں۔ ان میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ان سے ملے ہیں۔ اور انہوں نے دیکھا ہے کہ نجیب اللہ خاصے پریشان ہیں اگرچہ باتیں کرتے ہوں گے ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اعتماد کو ٹھیس نہ لگنے دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں نے مجھ سے کوئی انتقام لینا ہے تو وہ یہاں آ جائیں اور یہ کہ میرا جو بھی انجام ہوگا میں بہادرانہ طریق پر اس کا مقابلہ کروں گا مجھے اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کہ لوگ میرا محاسبہ کرنا چاہتے ہیں اور اس محاسبہ کے نتیجہ میں مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

نجیب اللہ افغانستان کے صدر بننے سے پہلے سیکرٹ پولیس "خاد" کے سربراہ تھے اور یہ بات عام طور پر مانی جاتی تھی کہ وہ نہایت ظالمانہ طریق پر لوگوں سے سلوک کرتے تھے۔ اب کہا جاتا ہے کہ کئی ایسی قبریں ملی ہیں جن میں متعدد افراد کو ایک ہی جگہ دفن کیا ہوا ہے۔ دفن کرنے کا لفظ تو بڑا ہلکا ہے۔ کہتے ہیں کہ مارا اور وہاں پھینک دیا گیا۔ بلکہ بعض شواہد تو ایسے بھی ملے ہیں کہ یا بعض شواہد سے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ زندہ لوگوں کو درگور کیا گیا۔ بہرحال اب وہ منطقی نتیجہ کو پہنچنے والے ہیں۔ ملک میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں سزا دینی چاہیئے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سزا قید کی نہیں بلکہ ان کا گلا کاٹنے کی ہونی چاہیئے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

اپنی طبیعت خراب کر رہے ہیں۔ روٹی تیار ہے کھانا کھا لیجئے۔ اس کے بعد جتنا جی چاہے مجھ پر غصہ نکال لیں۔ خیر اس کی باتوں سے وہ کچھ ٹھنڈا ہوا اور روٹی کھانے بیٹھ گیا۔ جب روٹی کھا رہا تھا تو بیوی جوتا لے کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کم بخت تُو کھانا تو منہ سے کھاتا ہے تیری ڈاڑھی کیوں ہلتی ہے۔ اس نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ آج سے میرا تیرا مقابلہ بند ہوا۔ تو جیتی اور میں ہارا۔ جس طرح روٹی پکاتے ہوئے کہنی ہلے گی اور کھانا کھاتے ہوئے ڈاڑھی ہلے گی۔ اسی طرح جب کوئی شخص لوگوں کی اصلاح کرنا چاہے گا تو اسے بعض لوگوں کو سزا بھی دینی پڑے گی۔ پس اصلاح کے بتائے ہوئے طریقوں پر آپ لوگ کام کریں۔ ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جب وہ کسی کا عیب دیکھے۔ اسے خود دُور کرنے کی کوشش کرے اور اگر دیکھے کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے تو وہ خاموش ہو جائے اور اس عیب کا کسی دوسرے کے پاس ذکر تک نہ کرے۔ اور اگر وہ دیکھتا ہے کہ وہ خود اصلاح نہیں کر سکتا تو محلہ کے پریذیڈنٹ وغیرہ کے پاس پہنچے اور اگر دیکھے کہ وہ بھی توجہ نہیں کرتے تو پھر جو ان پر عہدیدار مقرر ہیں انہیں توجہ دلائے مثلاً لڑائی جھگڑوں کے معاملات نظارت امور عامہ میں پیش کرنے چاہئیں اور اصلاح یا محبت باہمی وغیرہ کے لئے اصلاح وارشاد کے محکمہ میں جانا چاہیئے لیکن ان کے علاوہ اور کسی کے پاس دوسرے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کوئی کرے گا تو وہ فتنہ کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ یہ طریق ہے جو اصلاح کا ہے۔ اگر آپ لوگ اس کو چلانے میں مدد دیں گے تو دیکھیں گے کہ لڑائیاں جھگڑے اور فتن کس طرح دور ہو جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر اگست ۱۹۳۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ آپریشن کے سلسلہ میں کراچی میں کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے اور پہلے مرحلے میں رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے دوسرے اداروں نے گاڑیوں کی چیکنگ شروع کر دی ہے۔ اندرون سندھ واقع جنگلوں میں فوج نے اپنا علیحدہ مواصلاتی نظام قائم کر لیا ہے۔ فوجی جوان بہت بڑی تعداد میں ڈاکوؤں کی کمین گاہوں اور اڈوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ سندھ میں حالیہ آپریشن آئینی نہیں بلکہ قانونی ہے اور قانون میں فوج کو سول انتظامیہ کی مدد کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض حلقوں نے مشورہ دیا تھا کہ آئین کی دفعہ ۲۴۵ کے تحت کارروائی کی جائے۔ اس طرح اسمبلی معطل کرنا پڑتی۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ سندھ میں کسی ایکشن سے قبل قومی اسمبلی کو اعتماد میں لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فوجی ایکشن سے کوئی نقصان ہوا تو وزیر اعظم خدا اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

○ ملک بھر میں دو لاکھ سے زائد پاور لومز نے کام بند کر دیا ہے۔ فیصل آباد میں پاور لومز کے مالکان اور مزدوروں نے احتجاجی جلوس نکالا اور فیکٹریوں پر سیاہ جھنڈے لہرا دیئے گئے۔

مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ پانچ فیصد ایکسائز ڈیوٹی کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

○ پولیس نے جھنگ کے جیل سپرنٹنڈنٹ کے قتل کے الزام میں ۱۵ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ نے کہا ہے کہ جیل سپرنٹنڈنٹ کے قتل سے ان کی تنظیم کا کوئی تعلق نہیں۔

○ گھوٹکی کے قریب باراتیوں سے بھری بس الٹ گئی۔ ۴ افراد ہلاک اور ۴۰ زخمی ہو گئے۔ حادثہ ٹائی راڈ کھلنے سے پیش آیا۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں حالیہ جھڑپوں کے بعد ایک بار پھر جنگ بندی پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ جس سے شہر پرسکون ہو گیا ہے۔

○ افغانستان کی عبوری کونسل کے صدر نے ملیشیا کے سربراہ عبدالرشید دوستم کو اسلام کا عظیم مجاہد قرار دے کر فل جنرل بنا دیا ہے۔

○ انجینئر گلبدین حکمت یار کی جماعت حزب اسلامی نے عبدالرشید دوستم کو اسلام کا مجاہد قرار دینے اور ترقی دینے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اسے افغان جہاد کی توہین قرار دیا ہے۔

○ ماحولیات کے وفاقی وزیر نے بتایا ہے کہ حکومت نے کراچی کی سٹیل مل کو نجی شعبے کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ قومی خزانے کو اس مل سے سالانہ سوا ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے

○ عراقی کردستان میں کردوں کے انتخابات میں طلبانی اور برزانی کی پارٹیوں نے ۵۰، ۵۰ نشستیں حاصل کی ہیں۔ پانچ نشستیں اقلیتوں کو مل گئی ہیں۔

○ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم سوچندا نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر ابھی تک اس کا اعلان نہیں کیا جا سکا کیونکہ ان کے بعد اقتدار کے متوقع امیدوار فوجی افسران ابھی تک کسی متفقہ فارمولا پر نہیں پہنچ سکے دریں اثناء وزیر اعظم کے اہل خانہ ائیر فورس کے سی ۱۳۰ طیارے پر اپنے سامان کے ہمراہ ملک سے فرار ہو گئے ہیں۔

○ کینیڈا اپنے ملک میں منجمد شدہ ۴۰ فیصد عراقی اثاثوں کو بحال کرنے پر راضی ہو گیا ہے تاکہ عراقی عوام کی مشکلات کو کم کرنے میں مدد کی جا سکے۔

○ فلپائن کے عام انتخابات میں سابق وزیر دفاع فیڈل راموس کو دس لاکھ ووٹوں کی برتری حاصل ہو گئی ہے۔ ان کی مخالف امیدوار مریم سنتیاگو نے دھاندلی کا الزام لگاتے ہوئے بھوک ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ بھارت چند روز تک اپنے دوسرے بیلسٹک میزائل اگنی کا تجربہ کرنے والا ہے جو ڈھائی ہزار کلومیٹر تک مار کر سکتا ہے۔ اس تجربہ کے لئے اڑیسہ کے علاقے چندی پور میں تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔

○ امریکی محکمہ دفاع کے ایک خفیہ انٹیلی جنس میمورنڈم کے مطابق بھارت اور پاکستان کے درمیان جولائی کے ارد گرد جنگ ناگزیر ہے جس میں وہ کیمیاوی اور ایٹمی ہتھیار بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ میمورنڈم امریکہ بھر کے اہم فوجی کمان کے مراکز میں خفیہ طور پر بھیجا جاتا ہے اس میں امریکی سروسز سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنا ممکنہ لائحہ عمل طے کر لیں۔

○ وزیر اعظم امریکہ کے نجی دورہ پر گئے ہوئے ہیں جہاں انہوں نے اپنے زیر علاج والد کی عیادت کی۔

○ واپڈا نے لاہور ریجن میں واقع سرکاری محکموں کے ذمہ بجلی کے بارہ کروڑ روپے سے زائد بقایاجات ۳۱ مئی تک ادا نہ ہونے کی صورت میں برقی کنکشن مزید نوٹس دیئے بغیر منقطع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ شورکوٹ سے ۱۲ کلومیٹر دور دھیر خانہ روڈ پر ایک تیز رفتار ویگن گہرے تالاب میں گرنے سے ۷ افراد ہلاک اور ۱۲ زخمی ہو گئے۔

○ زرعی ترقیاتی بنک کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ بنک کے منجمد قرضے ۱۶ ارب روپے کی خطرناک حد تک پہنچ گئے ہیں زرعی قرضوں کی وصولی کے لئے نادہندگان کی رہن شدہ املاک کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ شہداد پور (سندھ) میں شدید گرمی کے باعث ۴ افراد ہلاک اور ۱۲ بے ہوش ہو گئے۔ بے ہوش ہونے والوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

بقیہ: صـ ک سے آگے

ہڑتال اور بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھنے کی خبریں بھی ملی ہیں۔ راولپنڈی میں مزدوروں نے ایک بڑا جلوس نکالا اور بجٹ کی مذمت کی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے صنعت و تجارت کے نمائندگان کو بلا کر ان سے تبادلہ خیال کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ان کے مشوروں کی روشنی میں نئے ٹیکسوں میں مناسب ردوبدل کیا جا سکے۔

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خواتین کیلئے خوشخبری
ربوہ میں ۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی میں خواتین کیلئے گارمنٹس کی تیاری اور اس ضمن میں دیگر کاموں کیلئے ایک مکمل یونٹ نصب کیا گیا ہے جس میں ملبوسات کی تیاری کے علاوہ ہر قسم کی دیگر اشیاء کی تیاری اور فراہمی کا بندوبست ہے۔
اس یونٹ کو خواتین ہی چلا رہی ہیں۔
نصیرہ انڈسٹریل ہوم
دارالرحمت وسطی لاہوریے والی گلی ربوہ فون ۷۸۳

قدیمی ـ اولین ـ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
۳۰ گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نٹیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجام عشق
تیس ۳۰ گولی -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱